ریل گاڑی، ہوائی جہاز اور کشتی پر نماز پڑھنے کے حکم کے
بارے احادیث مبارکہ اور فقہائے کرام کے اقوال پر ایک
بہترین تحقیق جو ہر اسلامی بھائی کی ضرورت ہے۔

چلتی ریل گاڑی پر نماز پڑھنا کیسا؟

مؤلف

علامہ محمد ظفر عطاری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سواری پر نماز پڑھنے کا حکم

چلتی گاڑی پر نفل نماز کے علاوہ فرض، واجب اور سنت فجر وغیرہ پڑھنا جائز نہیں۔ فی زمانہ کئی مسلمان بھائیوں کو دیکھا گیا ہے کہ جیسے ہی کسی نماز کا وقت ہوتا ہے تو وہیں چلتی ٹرین پر سیٹ پر بیٹھے بیٹھے نماز پڑھ لیتے ہیں یہ ناجائز ہے اس طرح اپنی نمازیں برباد کر کے اس حدیث کے مصداق بن جاتے ہیں جس میں کہا گیا ہے کہ " بعض لوگ نماز پڑھتے ہیں لیکن ان کی نمازیں کالے کپڑے میں لپیٹ کر ان کے منہ پر ماردی جاتی ہیں۔

اس لیے چلتی ریل گاڑی میں نماز پڑھنے کے حکم کے بارے میں ہم احادیث مبارکہ اور معتبر علمائے اکرام کے فتاوی پیش کرتے ہیں۔ تاکہ عوام الناس اپنے بزرگوں کے اقوال کو مدنظر رکھیں اور اپنی نمازوں کو شرعی قوائد وضوابط کے مطابق ادا کر کے برباد ہونے سے بچائیں۔

حدیث

" عن ابن عمر قال ان الرسول اللہ ﷺ کان یصلی سبحته حیث ما تو جهت به ناقته "

ترجمہ : " حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نفل نماز اونٹنی پر ادا فرماتے چاہے اونٹنی کا منہ جس طرف ہوتا۔"

صدر الشریعہ حضرت علامہ مولانا امجد علی اعظمی (علیہ الرحمہ) کا فتوی

" چلتی ریل گاڑی پر بھی فرض، واجب، سنت فجر نہیں ہو سکتی اور اس کو جہاز اور کشتی کے حکم میں تصور کرنا غلطی ہے کہ کشتی اگر ٹھہرائی بھی جائے جب بھی زمین پر نہ ٹھہرے گی اور ریل گاڑی ایسی نہیں۔ اور کشتی پر اس وقت نماز جائز ہے جب وہ بیچ دریا میں ہو کنارا پر نہ ہو اور خشکی پر آسکتا ہو تو اس پر بھی جائز نہیں لہذا جب اسٹیشن پر گاڑی ٹھہرے اس وقت یہ نمازیں پڑھے اور اگر دیکھے کہ وقت جاتا ہے تو جس طرح بھی ہو ممکن پڑھ لے پھر جب موقع ملے اعادہ کرے۔" (بہار شریعت)

حضرت علامہ مولانا وقار الدین رضوی (علیہ الرحمہ) کا فتوی

" چلتی گاڑی میں فرض، وتر اور فجر کی سنتیں پڑھنا جائز نہیں نوافل سواری پڑھنا جائز ہے۔ سواری پر نماز پڑھنے کا جن حدیثوں میں تذکرہ ہے ان میں نفل نمازیں مراد ہے ابوداؤد میں ایک باب مقرر کیا " باب الفریضه علی الراحلة من عذر " اس میں حدیث نقل کی۔

" عن عطا بن ابی رباح انه سال عائشة هل رخص للنساء ان یصلین علی الدواب قالت لهم یرخص

لهن فی ذالک فی شدة ولا رخاء قال محمد هذا فی المکتوبة "

ترجمہ : " یعنی حضرت عطاء بن رباح (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے سوال کیا کہ کیا عورتوں کے لیے سواریوں پر نماز پڑھنے کی رخصت ہے؟ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے جواب دیا اس میں عورتوں کے لیے سختی اور نرمی دونوں حالتوں میں رخصت نہیں محمد بن شعیب نے فرمایا یہ حکم فرائض کا ہے۔"

مسلم شریف میں ایک باب نقل کیا گیا ہے جس کا عنوان ہے " باب جواز صلاة النافلة علی الدابة فی السفر حیث توجهت " اس میں حدیث نقل کی۔

" عن ابن عمران رسول الله ﷺ کان یصلی سبحة حیث توجهت به ناقته "

ترجمہ : یعنی رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی نماز پڑھتے تھے سواری کا منہ جس طرف بھی ہو۔"

اس حدیث پر شیخ السلام محی الدین ابی زکریا یحییٰ بن شرف النوی (علیہ الرحمہ) متوفی ٦٧٦ھ نے مسلم کی شرح نووی میں لکھا ہے۔

" و فیه دلیل علی ان المکتوبة لا تجوز الی غیر القبلة ولا علی الدا بة و هذا مجمع علیه "

ترجمہ : "یعنی یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ فرض نماز غیر قبلہ اور سواری پر جائز نہیں اور اس بات پر اجماع مسلمین ہے۔"

امام محمد (علیہ الرحمہ) نے موطا امام محمد میں ایک باب مقرر کیا ہے جس کا عنوان " باب الصلاة علی الدابة فی السفر " اس میں لکھا ہے۔

" قال محمد لا باس بان یصلی المسافر علی دابته تطوعاً ایماء حیث کان وجهه یجعل السجود اخفض من الرکوع فاما الوتر و المکتوبة فا نهما تصلیان علی الارض و بذالک جائت الاثار "

ترجمہ : یعنی امام محمد (علیہ الرحمہ) نے فرمایا اس میں حرج نہیں کہ مسافر اپنی سواری پر اشارے سے نفل پڑھے سواری کا رخ جس طرف بھی ہو سجدہ کا اشارہ رکوع سے زیادہ نیچے کرے گا لیکن وتر اور فرض دونوں نمازیں زمین پر پڑھی جائیں گی۔ اور آثار میں اسی طرح لکھا ہے اس کے بعد انہوں نے کئی حدیثیں اس مضمون کی روایت کی ہیں کہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نفل سواری پر پڑھ لیتے وتر سواری سے اتر کر پڑھتے۔"

امام تحاوی (علیہ الرحمہ) نے " شرح معانی الآثار " میں بہت سی احادیث نقل کر کے فرمایا۔

" فقالو لا یجوز لاحد ان یصلی الوتر علی الراحلة ولکنه یصلیه علی الارض کما یفعل فی الفرائض "

ترجمہ : " پس فقہا نے فرمایا کہ کسی کے لیے یہ جائز نہیں کہ وتر سواری پر پڑھے لیکن وہ وتر کو زمین پر پڑھے جیسا کہ وہ فرائض میں کرتا ہے۔"

درمختار میں سواری پر نفل پڑھنے کو جائز لکھا اور فرائض کے لیے صرف عذر کی صورتوں میں لکھا کہ جس پر علامہ شامی نے تحریر فرمایا۔

" و احتزر بالنفل عن الفرض و الواجب بانواعه كالوتر و المنذورو مالزم بالشروع و الا فساد و صلاة الجنازه و سجدة تليت على الارض فلا يجوز على الدابة بلا عذر لهدم الحرج كما فى البحر "

ترجمه : " یعنی صاحب درمختار نے سواری پر نماز پڑھنے کے بارے میں نفل کی قید لگا کر فرض واجب کی تمام قسموں جیسے وتر، نذر مانی ہوئی نماز اور وہ جو کہ شروع کر کے فاسد کرنے سے قضاء لازم ہوئی تھی اور نماز جنازہ اور آیت کا سجدہ تلاوت جو زمین پر پڑھی گئی تھی سے احتراز کیا ہے کہ یہ سب نمازیں بلا عذر سواری پر جائز نہیں اس لیے کہ ان کو زمین پر پڑھنے میں کوئی تکلیف نہیں۔"

جیسا کہ بحرالرائق میں ہے، نورالایضاح کی شرح مراقی الفلاح میں ہے۔

" لا يصبح على الدابة صلوٰة الفرائض و لا الواجبات كالوتر و المنذر و العيدين و لا قضاء ما شرع فيه نفلا فاسده و لا صلاة الجنازه الى اخره "

ترجمه : یعنی فرض نمازیں سواری پر پڑھنا درست نہیں اور نہ واجبات جیسے وتر اور نذر مانی گئی نمازیں، عیدین، نفل شروع کر کے توڑنے پر قضاء اور نہ ہی نماز جنازہ۔"

غرض یہ کہ فقہ اور حدیث کی تمام کتابوں میں یہ تخصیص (اصرار) ہے کہ فرض، وتر اور ہر واجب نماز چلتی ہوئی سواری پر جائز نہیں اور سنت فجر کا بھی یہی حکم ہے لہذا چلتی ہوئی گاڑی پر یہ نمازیں پڑھنا جائز نہیں۔ اگر ایسی مجبوری کی صورت ہو جائے کہ نماز کا وقت جا رہا ہے اور وقت میں کسی جگہ گاڑی ٹھہرنے کی امید نہیں تو مجبوراً پڑھ لے مگر اس کا اعادہ کرنا پڑے گا۔" (وقارالفتاویٰ)

حضرت علامہ مفتی جلال الدین امجدی (علیہ الرحمہ) کا فتوی

" چلتی ہوئی ٹرین میں نفل نماز پڑھنا جائز ہے مگر فرض، واجب اور سنت فجر پڑھنا جائز نہیں اس لیے کہ نماز کے لیے شروع سے آخر تک اتحاد مکان (جگہ کا ایک ہونا) اور جہت قبلہ (قبلہ رخ ہونا) شرط ہے اور چلتی ہوئی ٹرین میں شروع نماز سے آخر تک قبلہ رخ رہنا اگرچہ بعض صورتوں میں ممکن ہے لیکن اختتام تک اتحاد مکان یعنی ایک جگہ رہنا کسی طرح ممکن نہیں۔ اس لیے چلتی ہوئی ٹرین میں نماز پڑھنا صحیح نہیں ہاں اگر نماز کے اوقات میں نماز پڑھنے کی مقدار ٹرین کا ٹھہرنا ممکن نہ ہو تو چلتی ہوئی ٹرین میں نماز پڑھ لے پھر موقع ملنے پر اعادہ کرے۔ ردالمختار۔ جلد اول۔ صفحہ ۴۷۲ میں ہے۔

" الحاصل ان كلا من اتحاد المكان و استقبال القبلة شرط فى صلاة غير النافلة عند الامكان لا ليسقط الا بعذر "

ترجمه : یعنی حاصل کلام یہ کہ نفل نماز کے علاوہ سب نمازوں کے لیے اتحاد مکان اور استقبال قبلہ یعنی ایک جگہ ٹھہرنا اور قبلہ رخ

ہونا آخر نماز تک بقدر امکان شرط ہے۔"
جو عذر شرعی ساقط نہ ہوگا اور ظاہر ہے ٹرین نماز کے اوقات میں کہیں نہ کہیں اتنی دیر ضرور ٹھہرتی ہے کہ دو یا چار رکعت نماز فرض آسانی سے پڑھ سکتا ہے کہ ٹرین ٹھہرنے سے پہلے وضو سے فارغ ہو کر تیار رہے اور ٹرین ٹھہرتے ہی اتر کر یا ٹرین ہی میں قبلہ رخ کھڑے ہو کر پڑھ لیا گر اتنی قدرت کے باوجود کاہلی اور سستی سے چلتی ہوئی ٹرین میں نماز پڑھے گا تو وہ شرعی معذور نہ ہوگا اور نماز نہ ہوگی۔
اور بعض لوگ جو ٹرین کو کشتی پر قیاس کر کے چلتی ہوئی ٹرین میں بیٹھ کر نماز پڑھنے کو جائز سمجھتے ہیں وہ صحیح نہیں اس لیے کہ ٹرین خشکی کی سواری ہے اور کشتی دریا کی۔ اگر کشتی کو بیچ دریا میں ٹھہرایا بھی جائے تو پانی پر ہی ٹھہرے گی اور زمین میسر نہ ہوگی اور ٹھہرنے کی حالت میں بھی دریا کی موجوں سے ہلتی رہے گی بخلاف ٹرین کے کہ وہ زمین ہی ٹھہرتی ہے اور مستقر (قرار پکڑنا) رہتی ہے تو اس کو کشتی پر کیسے قیاس کیا جا سکتا ہے۔ اور پھر ٹرین اوقات نماز میں عام طور پر جگہ جگہ ٹھہرتی ہے تو اس پر سے اتر کر یا اس میں کھڑے ہو کر نماز بخوبی پڑھ سکتے ہیں اور کشتی اور جہاز اور اسٹیمر نماز کے اوقات میں جا بجا نہیں ٹھہرتے بلکہ خاص مقام ہی پر جا کر ٹھہرتے ہیں اور کبھی کنارے سے دور ٹھہرتے ہیں کہ اس سے اتر کر کنارے پر جانے اور واپس آنے کا وقت نہیں ملتا اس لیے ٹرین کو کشتی پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔
علاوہ ازیں کشتی کے بارے میں بھی یہی حکم ہے اگر زمین پر اس کا ٹھہرنا ٹھہرانا یا اس پر سے اتر کر نماز پڑھنا ممکن ہو تو اس پر بھی نماز پڑھنا صحیح نہیں۔ مراقی الفلاح میں ہے۔

" فان صلی المربوطة قائما و کان شئی من السفینة علی قرار الارض صحت الصلاة بمترلة الصلاة علی السریر و ان لم یستقر منها شئی علی الارض فلا تصبح الصلاة فیها علی المختار کما فی المحیط و البدائع الا اذا لم یمکنه الخروج بلا ضرر فیصلی فیها "

اور طحاوی علی مراقی میں ہے۔

" قال الحلبی ینبغی ان لا تجوز الصلاة فیها اذا کانت سائرة مع امکان الخروج الی البر "

خلاصہ یہ کہ چلتی ہوئی ٹرین میں فرض، واجب اور سنت فجر پڑھنا جائز نہیں۔" (فتاوی فیض الرسول)

حضرت علامہ مولانا مفتی شریف الحق امجدی (علیہ الرحمہ) کا فتوی

" ریل گاڑی، بس اگر پلیٹ فارم پر یا کہیں کھڑی ہے تو اس میں نماز صحیح ہے۔ اور اگر چل رہی ہے تو اس میں نماز درست نہیں اس لیے کہ استقرار علی الارض (زمین پر ٹھہرنا) نہیں پایا گیا اور اگر اندیشہ ہو کہ نماز قضاء ہو جائے گی تو چلتی ٹرین میں نماز پڑھ لے اور اعادہ کرے اس لیے کہ ٹرین سے اترنا با آسانی ممکن ہے اور اترے گا تو نماز پڑھنے کے لائق ملے گی مگر چلتی ٹرین سے اترنا ناممکن ہے مگر یہ دشواری سماوی نہیں خود بندوں کی طرف سے ہے اس لیے چلتی ترین میں جو نمازیں پڑھیں ان کا اعادہ واجب ہے۔" (نزھۃ القاری)

ہوائی جہاز میں نماز پڑھنے کا حکم

حضرت علامہ مولانا مفتی شریف الحق امجدی (علیہ الرحمہ) کا فتویٰ

’’ ہوائی جہاز اگر اڈے پر کھڑا ہے تو ہوائی جہاز میں نماز صحیح ہے اور اگر فضاء میں پرواز کر رہا ہے تو بھی اس میں نماز درست ہے اس لیے کہ اگر ہوائی جہاز سے باہر آئے گا تو زمین نہیں ہوا میں آئے گا جہاں نماز پڑھنی ممکن نہیں۔ جیسے کشتی اور پانی کے جہاز کا حکم ہے کہ اگر بیچ دریا میں ہو تو اس میں نماز درست ہے اس لیے اگر کشتی اور بحری جہاز سے باہر آئے گا تو زمین نہیں ملے گی بلکہ پانی پر نماز پڑھنی ممکن نہیں ویسے ہی ہوائی جہاز ہے۔‘‘ (نزھۃ القاری)

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد وقار الدین قادری (علیہ الرحمہ) کا فتویٰ

’’ فرض، واجب جیسے وتر یا نذر مانی ہوئی نماز میں یہ شرط ہے کہ نمازی جس جگہ نماز پڑھ رہا ہے وہ ٹھہری ہوئی ہو مگر استقرار کی یہ شرط زمین اور ان چیزوں میں جو زمین سے متصل (یعنی ملی ہوئی) ہوں۔ لہٰذا ایسی چیزوں میں جو زمین پر ہیں زمین سے اتصال قرار (یعنی زمین پر ٹھہرنا) نہیں ان پر نماز جائز نہیں ہوتی۔ مثلاً چلتی ہوئی ریل، بیل، اونٹ، اور گھوڑا گاڑی میں استقرار نہیں۔ اس لیے ان پر نماز نہیں ہوتی اور دریا یا سمندر میں یہ نمازیں اس لیے ہو جاتی ہیں کہ وہاں استقرار (ٹھہرنا زمین پر) شرط نہیں۔
اس سے معلوم ہوا کہ ہوائی جہاز جب فضاء میں اڑ رہا ہو تو اسے زمین سے اتصال نہیں ہے تو وہاں بھی استقرار شرط نہیں ہوگا اس میں بھی نماز ہو جائے گی مگر استقبال قبلہ بہرصورت شرط ہے وہ جہاز والوں سے معلوم کر لیا جائے اور جہاز میں کھڑا ہونا اگر ممکن نہیں ہے تو بیٹھ کر پڑھے اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔‘‘ (وقار الفتاویٰ)

کشتی پر نماز پڑھنے کا حکم

حضرت علامہ مولانا مفتی شریف الحق امجدی (علیہ الرحمہ) کا فتویٰ

’’ کوئی شخص کشتی پر سوار ہے یا بحری جہاز پر ہو تو اس کی یہ صورتیں ہیں۔

(۱) کشتی چل نہیں رہی اور زمین پر ٹکی ہے۔ تو اس پر بلاشبہ درست کیونکہ استقرار علی الارض (یعنی زمین پر ٹھہری ہوئی ہو) بھی ہے اور اتحاد مکان (جگہ کا ایک ہونا) بھی۔

(۲) کشتی چل رہی ہے اگر چہ زمین پر ٹکی ہے گھسیٹتی ہوئی چلتی ہے کشتی سے اتر کر نماز پڑھنا آسان ہے تو کشتی پر نماز نہ ہوگی اس لیے کہ استقرار علی الارض (زمین پر ٹھہرنا) نہیں رہا۔

(۳) کشتی زمین پر ٹکی نہیں ہے اور کھڑی ہے (یعنی چھوٹے پانی پر کھڑی ہے) اور زمین پر اتر کر نماز پڑھنا آسان بھی ہے تو بھی کشتی پر نماز صحیح نہیں اس لیے کہ استقرار علی الارض نہیں (یعنی زمین پر ٹھہری ہوئی نہیں بلکہ پانی پر ہے)۔

(۴) کشتی زمین پر رکی نہیں ہے اور چل رہی ہے اور زمین پر اتر کر نماز پڑھنا آسان ہے یعنی اگر کشتی روک دی جائے تو باآسانی زمین پر اتر کر نماز پڑھ سکتا ہے تو پھر (کشتی پر) نماز درست نہیں۔

(۵) کشتی بیچ دریا میں ہے کہ اگر روکی جائے تو بھی اترنے کے بعد زمین نہ ملے گی پانی ہی پانی ہے اور پانی ڈوباؤ ہے (یعنی اتنا پانی زیادہ ہے کہ ڈبو دے گا) اور یہ تیرنا نہیں جانتا تو کشتی میں نماز پڑھ لے اگرچہ زمین پر نہ ٹکی ہو اگرچہ چل رہی ہو۔

خلاصہ

معتبر علمائے اکرام کے فتاوی سے یہ مسئلہ اظہر من الشمس ہوا کہ چلتی ٹرین پر نفل کے علاوہ فرض، واجب سنت فجر ادا کرنا جائز نہیں اور جو لوگ ریل گاڑی کو کشتی پر قیاس کرتے ہیں یہ قیاس مع الفارق ہے لہذا مسلمان بھائیوں سے گزارش ہے کہ تھوڑی سی سستی کی بناء پر اپنی نمازوں کو ضائع مت کریں اور جیسے ہی اسٹیشن پر گاڑی کھڑی ہو اتر کر یا اسی کے اوپر نماز ادا کریں۔ ہاں اگر ٹرین نہیں رک رہی اور نماز کا وقت جا رہا ہو تو پھر گاڑی کے اندر ہی نماز ادا کرلیں اور زندگی میں کبھی بھی اس نماز کا اعادہ کرلیں۔

و اللہ اعلم بالصواب